Solved.PK

باب پنجم

حُسنِ معاملات و معاشرت

(1) قسم کے احکام و مسائل

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **یمین کا معنیٰ ہے:**

(الف) قسم (ب) مشورہ (ج) معاونت (د) ارادہ

(ii) **کس قسم پر کفارہ ہے؟**

(الف) یمین منعقدہ (ب) یمین غموس (ج) یمین لغو (د) یمین فضول

(iii) **پختہ ارادے سے کھائی جانی والی قسم کے کفارے کی ایک صورت ہے:**

(الف) پانچ مسکینوں کو کھانا کھلانا (ب) چھے مسکینوں کو کھانا کھلانا

(ج) آٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (د) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا

(iv) **قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں:**

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(v) **کس قسم سے منع کیا گیا ہے؟**

(الف) آباؤ اجداد کی (ب) اللہ تعالیٰ کی (ج) اللہ کی صفات کی (د) اللہ کے اسما کی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) **قسم کا معنیٰ و مفہوم لکھیں۔**

جواب: کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا قسم ہے۔ قسم کے لیے قرآن و حدیث میں یمین کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی جمع اَیمان ہے اَیمان یعنی قسمیں۔

(ii) **قسم کی اقسام لکھیں۔**

جواب: قسم کی اقسام درج ذیل ہیں۔

یمین منعقدہ۔ یمین غموس۔ یمین لغو

(iii) **قسموں کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟**

جواب: قسموں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ قسم نہ کھائی جائے۔ اگر قسم کھائی جائے تو پھر اُسے پورا کیا جائے۔

(iv) **قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔**

جواب: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا

Visit: www.solved.pk

Solved.PK

دس مسکینوں کو لباس پہنانا یا

ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرنا جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو۔ یا

ان کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ یا

(v) جھوٹی قسم کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: جھوٹی قسم انفرادی اور اجتماعی بربادی کا باعث ہے۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ جھوٹی قسم کھانے والے کی طرف قیامت کے دن اللہ دیکھے گا بھی نہیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنت کی روشنی میں قسم کے احکام و مسائل بیان کریں۔

جواب: قسم نہ اٹھائی جائے کیونکہ قسمیں اٹھانے سے بداعتمادی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص قسم کھا کر توڑ دے اس کو کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو لباس پہنانا یا غلام کو آزاد کرنا۔ یہ نہ ہو سکے تو تین دن روزے رکھنا یمین لغو پر کوئی مواخذہ نہیں۔ یمین منعقدہ پر کفارہ ہے۔ قسم اللہ تعالیٰ کی کھائی جائے۔ آباؤ اجداد کی قسم نہ کھائی جائے۔ حدیث پاک میں آتا ہے:

بلاشبہ اللہ تمھیں آباؤ اجداد کی قسم اٹھانے سے منع فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم: 4254)

اگر کسی جائز اور اچھے کام نہ کرنے کی قسم کھالے تو قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

جھوٹی قسم نہ کھائی جائے کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

.1 قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔

(A) دو مسکینوں کا کھانا (B) چار مسکینوں کا کھانا (C) دس مسکینوں کا کھانا (D) پندرہ مسکینوں کا کھانا

.2 قسم توڑنے کا کفارہ ہے کپڑے پہنانا مسکینوں کو۔

(A) 3 (B) 5 (C) 7 (D) 10

.3 قسم کے کفارہ کے لیے اگر کھانا یا کپڑے دینے کی ہمت نہ ہو تو روزے رکھیں۔

(A) تین دن (B) پانچ دن (C) سات دن (D) دس دن

.4 قسم کا کفارہ ہے غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا۔

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

.5 اس قسم پر مواخذہ نہیں۔

(A) یمین غموس (B) یمین منعقدہ (C) یمین لغو (D) یمین قسم

www.solved.pk

Solved.PK

اضافی مختصر سوالات

.1 قرآن وحدیث میں قسم کے لیے کیا لفظ استعمال ہوا ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں ''یمین'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

.2 قسم کا کفارہ تحریر کریں۔

جواب: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو لباس پہنانا، ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرنا جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو تین روزے رکھنا۔

.3 یمین منعقدہ کیا ہوتی ہے؟

جواب: مستقبل میں کسی کام کے حوالے سے قسم اٹھانا، یمین منعقدہ ہے۔

.4 یمین غموس کیا ہے؟

جواب: یمین غموس جھوٹی قسم ہے۔

.5 یمین لغو کیا ہوتی ہے؟

جواب: اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اٹھانا لیکن واقع کا اس طرح نہ ہونا، یمین لغو ہے۔

.6 کون سی قسم توڑ دینی چاہیے؟

جواب: اگر کوئی شخص جائز کام نہ کرنے کی قسم کھائے تو قسم توڑ دی جائے اور کفارہ ادا کیا جائے۔

.7 اگر کوئی شخص جائز کام سے رُکنے کی قسم کھالے تو اس کو کیا کرنا چاہیے حدیث کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس شخص نے کسی کام پر قسم اٹھائی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ خیر اور بھلائی اس کی مخالف سمت میں ہے تو وہ خیر والی صورت اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

.8 کیا جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے؟

جواب: جی ہاں جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے۔

.9 کیا جھوٹی قسم انسانیت کو دھوکا دینا ہے؟

جواب: جی ہاں جھوٹی قسم انسانیت کو دھوکہ دینا ہے۔

.10 جھوٹی قسم کھانے والے کو اللہ تعالیٰ کتنا ناپسند کرتا ہے؟

جواب: جھوٹی قسم کھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

(2) گواہی کے احکام و مسائل

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) گواہی کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والا لفظ ہے:

(الف) شہادت (ب) یمین (ج) منکر (د) امر

(ii) گواہی دینے والا شخص کہلاتا ہے:

www.solved.pk

Solved.PK

(الف) گواہ　(ب) سفارشی　(ج) وکیل　(د) مظلوم

(iii) کسی بھی معاملے پر گواہی دینے کے لیے مردوں کی تعداد ہونی چاہیے:۔

(الف) دو　(ب) تین　(ج) چار　(د) پانچ

(iv) آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا کہلاتا ہے:

(الف) عینی شہادت　(ب) سمعی شہادت　(ج) حسی شہادت　(د) شھادۃ علی الشھادۃ

(v) جب صرف ایک گواہ موجود ہو تو گواہی ہے:

(الف) فرض　(ب) واجب　(ج) مستحب　(د) مباح

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) شہادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: گواہی فارسی زبان کا لفظ ہے اور اردو میں مستعمل ہے گواہی کو عربی میں ''شہادت'' کہتے ہیں۔ شہادت یا گواہی کا مطلب ہے: کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے تاکہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

(ii) مرد و عورت کی گواہی کے بارے میں اسلامی احکام تحریر کریں۔

جواب: قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنالیا کرو۔ اگر وہ مرد نہ ہوں، ایک مرد ہو تو پھر یہ ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنالیا کرو۔

(iii) گواہی کے دوران میں کن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: 1- کسی واقعہ کو مشاہدہ کر کے اس کو دل و دماغ میں بٹھانا۔

2- معاملے کو قاضی کے سامنے دیانت داری سے پیش کرنا۔

(iv) عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔

جواب: **عینی شہادت:**

عینی شہادت وہ ہے جس میں دیکھا ہوا واقعہ بیان ہو۔

سمعی شہادت:

سمعی شہادت وہ ہے جس سے سنا ہوا واقعہ بیان ہو۔

(v) سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: **سچی گواہی کے اثرات:**

1- سچی گواہی سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

2- معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔

جھوٹی گواہی:

1- اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

2- معاشرہ بدامنی اور ظلم کا شکار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں گواہی کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: گواہی کو قرآن و سنت میں ''شہادت'' کہا گیا ہے اسلام میں گواہی کی بڑی اہمیت ہے۔ گواہی اسلام میں امانت کی طرح ہے۔ جس طرح

www.solved.pk

Solved.PK

امانت کا ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح گواہی کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا (سورۃ البقرہ: آیت 282)

ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں گواہی کا چھپانا ممنوع ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس کا دل گنہگار ہے یعنی اس کا باطن خراب ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ: 383)

ترجمہ: اور گواہی مت چھپاؤ اور جس کسی سے اس گواہی کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اُسے خوب جاننے والا ہے۔

جھوٹی گواہی کو حدیث پاک میں بُت پرستی کے برابر قرار دیا ہے، شرک کے برابر قرار دیا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرتا ہے۔

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) سچی شہادت (D) جھوٹی شہادت

2. سُن کر شہادت دینا ہے۔

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) سچی شہادت (D) جھوٹی شہادت

free ilm. فری علم

3. "گواہی بر گواہی" کو کہتے ہیں۔

(A) شہادت علی الشہادت (B) عینی شہادت (C) سمعی شہادت (D) سچی شہادت

4. گواہ کو ہونا چاہیے۔

(A) عاقل (B) بالغ (C) عادل (D) تینوں

5. معاملات میں گواہ ہونے چاہئیں۔

(A) دو مرد (B) تین مرد (C) چار مرد (D) پانچ مرد

6. اگر ایک مرد گواہ ہو تو اس کے ساتھ عورتیں گواہ ہونی چاہئیں۔

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

اضافی مختصر سوالات

1. گواہی کب فرض ہوتی ہے؟

جواب: جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ دو گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتی ہے۔

2. گواہی مستحب کے درجے میں کب آتی ہے؟

www.solved.pk

Solved.PK

جواب: جب بہت سارے لوگ پیش آمدہ واقعہ سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں بلکہ مستحب کے درجے میں آجاتی ہے۔

3. ترجمہ لکھیں۔ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا (سورۃ البقرہ: آیت 282)

جواب: ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔

4. ترجمہ کریں۔ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط (سورۃ البقرہ: آیت 383)

جواب: ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ۔

5. ترجمہ کریں۔ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط (سورۃ البقرہ: آیت 383)

جواب: ترجمہ: اور جس کسی نے اس (گواہی) کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گنہگار ہے۔

6. عینی شہادت اور سمعی شہادت میں کیا فرق ہے؟

جواب: عینی شہادت مشاہدے پر اور سمعی شہادت سماعت پر دی جاتی ہے۔

7. شہادت علی الشہادت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اپنی گواہی پر کسی دوسرے شخص کو گواہ بنانا شہادت علی الشہادت ہے۔

8. گواہی دینے کے لیے کیا شرط ہے؟ جواب: گواہی دینے کے لیے شرط ہے کہ وہ مسلمان عاقل، بالغ اور عادل ہو۔

9. اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو؟ جواب: اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی۔

10. دو عورتوں کو گواہ بنانے کا مقصد کیا ہے؟ جواب: تا کہ اگر ان دونوں میں ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد دلا دے۔

(3) حقوق العباد

ہمسایوں کے حقوق

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حقوق العباد سے مراد ہے:

(الف) بندوں کے حقوق (ب) اللہ تعالیٰ کے حقوق (ج) ریاست کے حقوق (د) دوستوں کے حقوق

(ii) قرآن مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iii) جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے، اس میں نہیں ہے:

(الف) ایمان (ب) عمل (ج) علم (د) خوف

(iv) حضرت جبریل علیہ السلام نے کن کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی؟

(الف) ہمسایہ (ب) معذور (ج) مسافر (د) اساتذہ

(v) قرآن مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ تذکرہ ہے:

(الف) پڑوسیوں کے حقوق کا (ب) غلاموں کے حقوق کا (ج) معذوروں کے حقوق کا (د) اساتذہ کے حقوق کا

www.solved.pk

Solved.PK

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) حقوق العباد کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: حقوق حق کی جمع ہے اور عباد کا معنی ہے "بندے"۔ حقوق العباد کا معنی ہوا "بندوں کے حقوق"۔ انسان مل جل کر رہتے ہیں تو ایک معاشرہ بنتا ہے۔ اکٹھے رہنے کی وجہ سے یا معاشرہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے ہر انسان کا حق جنم لیتا ہے۔ اس کو حقوق العباد کہتے ہیں۔

(ii) قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں پڑوسی کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں۔

(الف) رشتہ دار پڑوسی (ب) قریب رہنے والا پڑوسی (ج) تھوڑی دیر کا پڑوسی

(iii) ہمسایوں کے دو حقوق بیان کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق:۔

(الف) جب ہمسایہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کی جائے۔

(ب) ہمسائے کی خوشی اور غم کے موقعوں پر شرکت کی جائے۔

(iv) ہمسایوں کے حقوق کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(الف) لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

(ب) ایک دوسرے کے لیے مالی و جانی قربانی دیتے ہیں۔

(v) ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حدیث نبوی:۔

"جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔(صحیح بخاری:6015)

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن مجید کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق واضح کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق:۔

حقوق العباد میں ہمسایوں کے حقوق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن و سنت میں اس کا بڑا تذکرہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝

ترجمہ:۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے مسافروں کے ساتھ۔

حدیث نبوی ہے کہ اللہ کے رسول خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (صحیح بخاری:6016)

عیادت، غم خواری، خوشی غم میں شرکت، جنازے میں شرکت، مالی مدد، عیب پوشی ہمسائے کے حقوق ہیں۔

www.solved.pk

Solved.PK

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. حقوق العباد کا معنی ہے:

(A) بندوں کے حقوق (B) اساتذہ کے حقوق (C) رشتہ داروں کے حقوق (D) ہمسایوں کے حقوق

2. وَاعْبُدُوا اللّٰهَ کا معنی ہے۔

(A) وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں (B) ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
(C) اللہ کے بندے اللہ کی عبادت کرتے ہیں (D) اور اللہ کی عبادت کرو

3. ذِی الْقُرْبٰی کون ہیں؟

(A) مساکین (B) یتامی (C) رشتہ دار (D) ہمسائے

4. عربی میں "جار" کہتے ہیں۔

(A) پڑوسی کو (B) استاد کو (C) شاگرد کو (D) رشتہ دار کو

5. ابن السبیل کون ہے؟

(A) پڑوسی (B) مسافر (C) دوست (D) رشتہ دار

اضافی مختصر سوالات

1. معاشرے کی ترقی کا دارومدار کس بات پر ہے؟

جواب: معاشرے کی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان خیر اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار رہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں۔

2. حقوق العباد میں ہمسایوں کے حقوق کو کیا حیثیت حاصل ہے؟

جواب: حقوق العباد یعنی والدین کے حقوق، عزیز و اقارب کے حقوق، اساتذہ کے حقوق وغیرہ ہی ہمسایوں کے حقوق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

3. ہمسایوں کے حقوق کو اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح اُجاگر کیا؟

جواب: ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا۔ وہ شخص جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔

4. حدیث نبوی میں پڑوسی کے حقوق کی کس قدر تاکید آئی ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری:6015)

5. اگر پڑوسی آپ کی دیوار میں کھونٹی وغیرہ گاڑے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اُسے منع نہ کیا جائے۔ کیونکہ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو کھونٹی وغیرہ گاڑنے سے نہ روکے۔

www.solved.pk